© rasailojaraid.com

بھٹو خاندان کی خاتون اول نصرت بھٹو ایک مرقع عبرت

موت کا نشتر ہر ذی روح اور ہر نفس کو چکھنا ہے۔کیا شاہ اور کیا گدا؟ کیا انس وجن؟ اور کیا مرغ وماہی؟

سابق وزیراعظم پاکستان ذوالفقار علی بھٹو کی بیوی سابق وزیراعظم پاکستان بے نظیر بھٹو کی والدہ اور موجودہ صدر پاکستان آصف علی زرداری کی ساس نصرت بھٹو بھی طویل ترین علالت کے بعد گزشتہ دنوں غریب الوطنی میں دبئی کے ایک اسپتال میں ایسی حالت میں انتقال کر گئیں کہ بقول ان کی پوتی فاطمہ بھٹو کہ مرتے وقت انکے پاس خاندان کا کوئی فرد موجود نہ تھا۔ یہ بڑے افسوس کا مقام ہے کہ اس قدر سیاسی قدآور شخصیات کے خاندان کی اہم ترین خاتون کو بے یارومددگار وطن سے دور ایک اسپتال میں ایسی حالت میں مرنے کیلئے چھوڑ دیا گیا تھا جہاں اس کا کوئی عزیز و رشتہ دار اسکے پاس نہ تھا اور نہ جاسکتا تھا۔اس قدر دولت وطاقت کے باوجود دیار غیر میں زندگی کے آخری شب وروز تن تنہا کاٹنا انسان کو بہت کچھ سوچنے کیلئے مجبور کرتا ہے۔نصرت بھٹو نے عروج وزوال کے کئی ادوار اپنی زندگی میں دیکھے' اقتدار اکثر وبیشتر اس کے گھر کی لونڈی بن کر رہا اور ثروت وشہرت اسکے غلام بن کر اس کی دہلیز کے باہر کھڑے رہے۔عالمی لیڈر بھٹو کی بیوی کا اعزاز خاتونِ اول کے لقب کا طمطراق شوہر نامدار کے ساتھ دنیا بھر کے اسفار اور ایوان سیاست واقتدار کی رانی کی حیثیت اور آزادانہ مغربی بود وباش اختیار کرنے کی وجہ سے ان کا شمار دنیا بھر کی اس وقت کی نمایاں بااثر خواتین میں ہوتا تھا۔لیکن وقت کا دھارا صدا ایک سا نہیں رہتا اور عروج کا ستارہ عین کمال کے وقت کبھی کبھی ٹوٹ جاتا ہے اور دنیا کی عارضی خوشی وانبساط کے لمحے سطح آب پر اُبھرتے ہوئے پانی کے بلبلے کی مانند جلد ہی ٹوٹ کر گزر جاتے ہیں اور کوچہ اقتدار میں کبھی کبھی سورج شام ڈھلنے سے پہلے ہی زوال ظہر کے وقت ہی کبھی کبھی غروب ہوجاتا ہے۔

چنانچہ نصرت بھٹو بھی بھٹو کی پھانسی کے بعد مشکلات کا شدید شکار ہوگئیں اور ان کی زندگی کی لو کو کم کرنے میں ان پے در پے غموں اور حوادثات کے طوفانوں کا بڑا عمل دخل شامل رہا۔اور انہوں نے کئی مواقع پر جرات واستقامت کیساتھ حالت کے جبر کا مقابلہ بھی کیا۔بھٹو کی پھانسی کے بعد ایم آر ڈی کی تحریک میں انکی جدوجہد پاکستان کی سیاسی اور خواتین کی تاریخ کا ایک اہم باب ہے۔بعد میں نوجوان بیٹے شاہنواز بھٹو کے قتل اور پھر ان کی امیدوں کا آخری بڑا سہارا میر مرتضیٰ بھٹو کا قتل (جبکہ اس کی بہن بے نظیر بھٹو کے اقتدار کا سورج پوری آب وتاب پر تھا) نے ان کی صحت کو بری طرح متاثر کیا پھر بعد میں پیپلز پارٹی کی شریک چیئرپرسن کی حیثیت کے جبری خاتمے کے بعد تو آپ مکمل زندگی سیاست اور پیپلز پارٹی سے کنارہ کش ہوگئیں۔اور آپ کو بیماری کے باعث بے نظیر بھٹو کے المناک قتل کے بارے میں مرتے دم تک کچھ پتہ نہ چل سکا۔بہرحال بھٹو خاندان کی تاریخ بھی کسی مغلیہ اور عباسی خاندان کی تاریخ سے ملتی جلتی ہے۔جہاں رشتوں' ناتوں کو تخت شاہی کے حصول کے لئے مقدم جانا گیا اور اکثر افراد کو بیدردی کے ساتھ قتل کیا گیا یا جیتے جی قید تنہائی میں مرنے کے لئے ڈال دیا گیا۔ ع دیکھو مجھے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو

© rasailojaraid.com